بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۴۲

فون ۴۴۹

جلد ۳۱ / سوموار ۴ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ ۱۲ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۱۲ ستمبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

(۱۲ ستمبر ۱۹۸۳ء صبح آٹھ بجے)

جسم میں درد کی تکلیف بہت زیادہ ہے۔ گردن اور کندھے میں خاص طور پر بہت درد ہے۔ بلڈ پریشر آج صبح بہت بڑھا ہوا ہے۔ رات بھر بے خوابی اور بے چینی رہی۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کی شفایابی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی۔ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ دورۂ مشرقِ بعید کے پہلے مرحلے میں سنگاپور پہنچ گئے

مقامی جماعت کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا اور صباح کے احمدی احباب نے ایئرپورٹ پر حضور کا استقبال کیا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احباب جماعت کو "السلام علیکم" کا دعائیہ تحفہ

ربوہ :- سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاریخی دورہ مشرقِ بعید کے پہلے مرحلے میں بتاریخ ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز جمعرات صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر بخیر و عافیت بمعہ جملہ اہلِ قافلہ سنگاپور پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اس طرح دنیا کے مشرقی حصے میں دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دورے کو بے شمار برکتوں فضلوں اور اپنے انعامات کی بارشوں کا مورد بنائے اور اہلِ مشرق کے دلوں کو دینِ حق کی طرف مائل کرنے کا موجب بنائے۔ آمین۔

سنگاپور سے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے نام سنگاپور سے موصول ہونے والی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کی مرسلہ تار میں بتایا گیا ہے کہ سنگاپور کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر حضور ایدہ اللہ کا استقبال کرنے کیلئے مقامی جماعت کے افراد کے علاوہ انڈونیشیا ملائشیا اور صباح کے احباب بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ سب احباب اپنے روحانی آقا کو اپنے درمیان پا کر خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کے سی خلیفہ کا مشرقِ بعید کے ممالک کا یہ پہلا دورہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سنگاپور سے احباب جماعت کے نام "السلام علیکم" کا دعائیہ تحفہ ارسال فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سے قبل کراچی سے روانگی کے وقت بھی احباب جماعت کو السلام علیکم کا دعائیہ تحفہ ارسال فرمایا تھا۔

اہلِ قافلہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ اس قافلہ میں حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضور کی دو صاحبزادیاں عزیزہ یاسمین رحمان صاحبہ سلمہا اور عزیزہ عطیۃ الحبیب صاحبہ سلمہا، مکرمہ صاحبزادی امۃ الناصر نصرت صاحبہ سلمہا بنت محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی، مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ اور بطور باڈی گارڈ مکرم مبارک احمد ساہی صاحب کراچی تشریف لے گئے ہیں۔

حضور انور اپنے اس دورے میں سنگاپور کے بعد فجی آسٹریلیا اور سری لنکا بھی تشریف لے جائیں گے۔ آسٹریلیا میں حضور انور اس براعظم میں پہلے احمدیہ مشن ہاؤس اور مسجد کا سنگِ بنیاد بھی رکھیں گے۔ اس طرح سے دنیا کے پانچوں براعظموں میں جماعت احمدیہ کی مساجد اور مشن ہاؤس قائم ہو جائیں گے یاد رہے کہ آسٹریلیا میں جماعت پہلے سے قائم ہے مگر اپنا مشن ہاؤس اور مسجد نہیں تھی اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ کمی بھی پوری ہو جائے گی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بابرکت تبلیغی و تربیتی دورے پر روانگی سے پہلے احباب جماعت کو اس دورے کی کامیابی کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس دورے کو نمایاں طور پر کامیاب کرے اور اہلِ مشرق کے دلوں کو دینِ حق کے قبول کرنے کی طرف مائل فرما دے تاکہ دنیا کے اس کونے میں بھی اللہ کی توحید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا گاڑا جا سکے اور بنی نوع انسان کو دینِ واحد پر جمع کرنے کا عظیم الشان مقصد جلد تر حاصل ہو سکے۔

مجلس انصار اللہ ربوہ کا

یک روزہ تربیتی اجتماع:

مجلس انصار اللہ ربوہ کا مقامی تربیتی اجتماع مورخہ ۲۴ تبوک بمطابق ۲۴ ستمبر بروز ہفتہ صبح ۷ بجے تا ایک بجے مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوگا۔ تفصیلی پروگرام مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ جملہ اراکین انصار اللہ ربوہ (بشمول حلقہ احمد نگر، طاہر آباد، چھنیاں عثمان والا) سے اجتماع میں شرکت کی درخواست ہے ۷ بجے صبح سے قبل مقامِ اجتماع میں پہنچیں۔

(زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ)

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دیتا ہے"

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

ربوہ۔ ۹ تبوک / ستمبر۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی زیر ہدایت محترم حافظ مظفر احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ دیا۔

محترم حافظ صاحب نے خطبہ کے آغاز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مشرق بعید کا ذکر کیا اور بتایا کہ حضور ایدہ اللہ نے کراچی سے سنگاپور روانگی سے قبل احباب ربوہ کو "السلام علیکم" کا پیغام ارسال فرمایا ہے۔

حضور کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے حضور کے دورہ کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی تحریک کی اور آسٹریلیا میں مسجد کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کے اس خطبہ جمعہ میں سے ارشادات پڑھ کر سنائے جو حضور نے روانگی سے قبل ۲ ستمبر کو مسجد احمدیہ ناصر آباد (سندھ) میں ارشاد فرمایا تھا۔ جس میں حضور نے احباب کو عبادات اور دعاؤں پر قائم ہونے کی نصیحت فرمائی تھی۔

بعد ازاں آپ نے دعا کی فلاسفی اور قبولیتِ دعا کی شرائط کا ذکر کیا اور قرآنی آیات، احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منتخب ارشادات کے حوالہ سے دعاؤں کی قبولیت اور انقلاب انگیز تاثیر پر بہت موثر انداز میں روشنی ڈالی۔

آپ نے احباب کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے خود بھی حضور کے دورہ کی کامیابی کے لئے نہایت دل نشین الفاظ میں دعا کی۔

خطبۂ ثانیہ کے دوران آپ نے حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے بھی دعا کی تحریک کی۔

نوبل انعام یافتہ احمدی سائنسدان محترم ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام صاحب چند روز کے لئے ربوہ تشریف لائے۔ نماز جمعہ انہوں نے مسجد اقصیٰ میں ادا کی۔ نماز جمعہ کے بعد اہل ربوہ کی کثیر تعداد ڈاکٹر صاحب سے مصافحہ کرنے کے لئے جمع ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے سب احباب سے مصافحہ کیا۔ بچے بوڑھے جوان سب ڈاکٹر صاحب موصوف سے مصافحہ کرنے کے لئے ایک

(باقی صفحہ ۷ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے تین عظیم الشان نمونوں کی یاد دلاتی ہے

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی مشترک قربانی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں قربانی کا بے نظیر نمونہ

ان قربانیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر خدا کی خاطر مصائب برداشت کئے جائیں تو وہ سکینت و بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرنے کا موجب ہو جاتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۷ فروری ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد۔ تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (انعام آیات ۱۶۳، ۱۶۴)

پھر فرمایا۔

آج قربانیوں کی عید ہے اور اس عید پر لاکھوں شاید کروڑوں جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں اگر ہم یہ سمجھیں کہ اس عید پر بکری، بھیڑ، دُنبے، گائے یا اونٹ کی قربانی دے کر ہم اپنی ذمہ داری کو نبھاتے ہیں تو ہم نے بہت گھاٹے کا سودا کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا (الحج ۳۸)

ان قربانیوں کے گوشت خدا تک نہیں پہنچتے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اسے کسی چیز کی حاجت نہیں۔ گوشت جس کا کھانے کے ساتھ تعلق، جس کا زبان کی لذت کے ساتھ تعلق، جس کا اس خطرہ کے ساتھ تعلق ہے کہ اگر جسم کو غذا نہ ملے تو کمزوری پیدا ہو جائے گی اس کی اس ابدی، ازلی، اور سارے قوتوں والے خدا کو کیا ضرورت ہے۔

پس یہ قربانیاں ایک یاد میں دی جاتی ہیں اور ایک علامت کے طور پر رکھی گئی ہیں جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں قربانیوں کے تین نمونے نظر آتے ہیں پہلے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا نمونہ

ہے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کا دستور رہا ہے جب آپ نے اپنی قوم کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلایا اور بتوں کی بے بضاعتی اور بے بسی کی طرف توجہ دلا کر انہیں بتوں سے چھڑانے کی کوشش کی تو وہ ناراض ہو گئے کہ ہمارے باپ دادا کے دین میں رخنہ ڈالتا ہے اور ہمارے (فاسد) عقائد کو فاسد کہتا ہے اس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے انہوں نے اپنے فاسدانہ خیالات میں یہ سمجھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے سے، انہیں آگ میں ڈال دینے سے اپنے بتوں کی مدد کی جا سکتی ہے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے کہا

حَرِّقُوْہُ وَ انْصُرُوْٓا اٰلِھَتَکُمْ (الانبیاء ۶۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو تو اپنے معبود کی مدد کا یہ نظریہ ان اقوام میں ہوتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے بھی

اللہ کی مدد کرنے کا ذکر

کیا ہے لیکن تمام علمائے امت اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد کی جائے وغیرہ۔ ان سے ہمدردی کی جائے انسان ان کے کام آئے۔ بہرحال یہ تو اسلام یا الٰہی جماعتوں کا نظریہ ہوتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کا نظریہ یہ تھا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس امتحان کو جوان کی زندگی میں بڑا سخت تھا (نیز دوسرے ابتلاؤں کو بھی) اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کی رضا کے حصول کے لئے بشاشت کے ساتھ اور سکونِ قلب اور سینے کی ٹھنڈک کے ساتھ برداشت کیا اور اس یقین کے ساتھ برداشت کیا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ ہو سلامت اور کامیاب وہی رہا کرتا ہے۔ چنانچہ جب آپ کے دشمنوں نے آپ کو آگ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو کہا کہ

بَرْدًا وَّ سَلٰمًا (الانبیاء ۷۰)

یعنی حکم ہوا کہ یہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احساسات میں دُکھ کی آگ نہ پیدا کرے بلکہ خوشی اور سکینت اور بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرے تو "بَرْدًا" کا معجزہ احساس سے تعلق رکھتا ہے (اور "سَلٰمًا" کا معجزہ جسم سے تعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھتا ہے)۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ غیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو تکالیف کیوں پہنچتی ہیں آپ فرماتے ہیں کہ اُن سے جاکر پوچھو کہ خدا کی راہ میں انہیں جو پہنچتا ہے جسے تم تکالیف، دُکھ اور مصائب اور ایذا سمجھتے ہو آیا وہ بھی ان چیزوں کو تکالیف، مصائب اور ایذا سمجھتے ہیں یا بڑی لذت اور سرور پہنچانے والی چیزیں سمجھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال

میں یہ بتایا کہ جو حقیقتاً خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنیوالے اور اس کی عظمت اور اس کے جلال اور احسان اور اس کی توحید اور اس کی رحمت اور اس کی رأفت کے جلوے دیکھنے والے ہیں وہ ان دُکھوں کو دُکھ نہیں سمجھتے اُن آگوں کو آگ نہیں سمجھتے یہ آگ ان کی بلکہ ان کے غلاموں کی غلام ہو جاتی ہے وہ ان دُکھوں کو، اس آگ کو "بَرْدًا" ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تیرے ذریعہ سے دنیا پر یہ ثابت کر دوں گا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو وہ تباہ نہیں ہوا کرتا وہ سلامتی کا وارث ہوتا ہے وہ خدائے سلام سے سلامتی کو حاصل کرتا ہے اُس کو ہلاکت کے چشمے اور شیطان کے متبع ہلاک نہیں کر سکتے۔

پس ایک قربانی جس کا تقویٰ آسمان تک پہنچا، جسے خدا نے قبول کیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی تھی اور قرآن کریم نے ہمیں اس مثال میں بتایا کہ جو قربانیاں قبول ہو جاتی ہیں جو تقویٰ کی رُوح سے زندہ ہوتی ہیں وہ خدا کو محبوب ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں

دو معجزے

دکھاتا ہے ایک دنیا کے دُکھوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور وہ خوشی کا اور لذت اور مسرت کا موجب بنتے ہیں، ایذاء کا موجب نہیں بنتے اور دوسرا معجزہ یہ دکھاتا ہے کہ ساری دنیا جلانے، مارنے، پیٹنے، ہلاک کرنے اور مٹا دینے پر تلی ہوئی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی یہ آواز فضاؤں میں گونج رہی ہوتی ہے کہ یہ وہ قوم ہے جن پر اللہ تعالیٰ اپنی سلامتی کو نازل کرتا ہے پس ایک تو دشمن کا منصوبہ جو مٹانے کے لئے کیا جاتا ہے بَرد ہو جاتا ہے اور دوسرے وہ سلامتی بن جاتا ہے پس اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کے نتیجہ میں دو معجزے دکھاتا ہے جنہیں وہ قبول کر لیتا ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ جو تقویٰ کی رُوح سے زندہ ہوتے ہیں

قربانی یہ ابتدائی نمونہ، اُسوہ کے طور پر ہمارے سامنے رکھ دی ہے دوسری قربانی جو اُسوہ کے طور پر رکھی گئی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی باہمی قربانی تھی کہ

ایک رؤیا میں دکھایا گیا

کہ ایک عظیم قربانی لینا چاہتا ہوں اور تیرا امتحان یہ ہے کہ آیا اگلی نسل کو اس رنگ میں تربیت دی ہے کہ وہ اس قربانی کے بوجھ کو بشاشت کے ساتھ برداشت کرے چنانچہ بعض کے نزدیک وہ ظاہری طور پر خواب پوری کرنے لگے اور بعض کے نزدیک وہ محض تعبیراً پوری ہوئی۔ بہرحال جو اس کی تعبیر تھی وہ یہی تھی کہ خدا کی راہ میں بظاہر موت کو قبول کرنا اور خدا کی راہ میں بظاہر موت میں، اپنے پیارے بچے کو پھینک دینا، خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں یہ قربانی لینا چاہتا ہوں۔ تیری آزمائش ہو چکی اور تو ہماری رحمتوں کا وارث بن گیا۔ اب ایک آزمائش اور ہے کہ آیا تیری تربیت صحیح ہے یا نہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی دے۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام میری راہ میں قربانی دیں ورنہ اگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بیچ میں حصہ نہ ہوتا تو زبردستی پکڑ کر ذبح کر دیتے لیکن انہوں نے اس طرح نہیں کیا بلکہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس طرح میں نے خواب دیکھی ہے آیا تو یہ قربانی دینے کیلئے راضی ہے؟ تو ان کا فوری طور پر بے تکلف جواب یہ تھا

اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ (الصافات آیت ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے وہ کرو

سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (الصافات ۱۰۳)

خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے تو مجھے صابر نوجوانوں میں پائے گا

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں وہ قربانی لی اس سے ایک داغ بیل ڈالی گئی ایک بہت عظیم قربانی کی جس کا مکہ کے ساتھ تعلق تھا اُن کو اس وقت

بے آب و گیاہ صحرا میں

اکیلے چھوڑ دینے کا حکم ہوا۔ کعبہ کی عمارت کے آثار مٹ چکے تھے بنیادیں ریت میں دبی ہوئی تھیں نہ وہاں پانی تھا، نہ کھانے کی کوئی چیز تھی۔ تھوڑا سا راشن دیا اور ان کو کہا۔ خدا کا حکم ہے یہاں ٹھہر جاؤ۔ خدا کے حکم سے آپ چلے گئے تب خدا تعالیٰ نے اس اجتماعی قربانی کو قبول کیا اور نہ صرف اس دنیا کی زندگی کے سامان پیدا کئے بلکہ اس قربانی کے نتیجہ میں اس عظیم انسان کو پیدا کیا جس نے ساری دنیا کی روحانی زندگی کے سامان پیدا کر دیئے اور دراصل یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم قربانیوں کی طرف اشارہ تھا کہ قربانی لے کر وہاں اُس جگہ پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو آباد کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل کو پہلے دن یہ سبق دیا کہ تم نے اپنی آنیوالی نسل کی صحیح تربیت کرنی ہے تمہاری قربانیاں تبھی قبول ہوں گی جب اگلی نسل کی تربیت کی ذمہ داری بھی تم نباہو گے اور اگلی نسل بھی اسی طرح بشاشت کے ساتھ علیٰ وجہ البصیرت اور خدا تعالیٰ پر پورا وثوق اور یقین رکھتے ہوئے کہ وہ سلامتی پیدا کرتا ہے اس کی راہ میں ایثار کے نمونے دکھائے گی۔ ان قربانیوں کے بعد اللہ عزوجل قوم کے لئے ہلاکت کے سامان پیدا نہیں کیا کرتا۔ افراد کی زندگیاں تو قربان ہو جاتی ہیں۔ مسلمان بڑے فخر کیساتھ شہید ہوتے ہیں۔ لیکن یہ دکھ اور یہ مصائب اسلام اور اُمت مسلمہ کی ہلاکت کے لئے نہیں آتے

تیسری قربانی

جو اس سلسلہ میں عظیم قربانی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے آپؐ کی بعثت کے وقت مکہ معظمہ اگرچہ ظاہری طور پر آباد تھا وہاں مکانات بھی بنے ہوئے تھے۔ وہاں بظاہر انسان بھی رہتے تھے لیکن حقیقتاً وہاں انسان کی آبادی نہ تھی کیونکہ انسانیت ان کے اندر پائی نہیں جاتی تھی اور وہ انسان جس کا تعلق اپنے پیدا کرنے والے ربّ سے ہونا چاہیئے وہ انسان وہاں کوئی نہ تھا تو اس جنگل میں (روحانی آنکھ دیکھ رہی تھی کہ بے آباد جنگل ہے) گو مادی اور دنیوی آنکھ یہ دیکھ رہی تھی کہ لوگ آباد ہیں مگر جس کا داؤ چلتا ہے جو چاہتے ہیں کر لیتے ہیں اور وہ ہر قسم کے فساد کے اندر مبتلا ہیں اور ہر قسم کی صلاحیت سے وہ محروم ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس غیر آباد مقام پر محمد رسول اللہ صلی اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ غیر آباد اس معنے میں کہ روحانی طور پر وہ غیر آباد تھا جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو وہاں آباد کیا گیا تو ممکن تھا کہ کوئی قافلہ راہ بھٹک کے ہی وہاں آجاتا اور ان کے پانی کا انتظام ہو جاتا اور کھانے کا انتظام ہو جاتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ وہ جگہ تھی جہاں جو بھٹکے ہوئے تھے وہ پانی اور کھانے کا انتظام نہیں کر رہے تھے بلکہ پانی روکنے اور کھانا بند کرنے کا انتظام کر رہے تھے جیسا کہ میں ابھی مختصراً بتاؤں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے

آپؐ نے مکہ کے لوگوں کے حالات دیکھے۔ روحانیت سے اُن کا بُعد دیکھا اللہ تعالیٰ سے ان کی دوری دیکھی بُتوں کا انہیں غلام پایا۔ فطرتیں ان کی مسخ پائیں تو شروع میں آپؐ نے اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق خفیہ تبلیغ کی۔ تبلیغ کا اعلان نہیں کیا بلکہ جو دوست تھے، واقف تھے، رشتہ دار تھے جن کے ساتھ تعلق تھا انہیں سمجھانا شروع کیا کہ بتوں کی پرستش چھوڑ دینی چاہیئے اور اللہ تعالےٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی پرستش کرنی چاہیئے اور یہ عرصہ تھوڑا نہیں بلکہ تین سال کا لمبا عرصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مکی زندگی کا قریباً ۱۸ ر ۲۰ فیصد زمانہ ہے جس میں یہ خفیہ تبلیغ رہی ہے، اور اس عرصہ میں چند ایک مسلمان ہو گئے جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ میں آپ کو اس چیز کی طرف توجہ نہیں دلا رہا کہ وہ خفیہ تبلیغ کا زمانہ تھا بلکہ میں اس چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے ظالم لوگ تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خداداد نورِ فراست سے اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر آج اعلانیہ اور کھل کے تبلیغ کی گئی تو یہ لوگ پوری کوشش کریں گے کہ اسلام کو مٹا دیں اور اس وقت تک چونکہ چند ہی ساتھی تھے اور ان کی تربیت بھی آپؐ کے پروں کے نیچے ایک وقت کے بعد مکمل ہوئی تھی انکی زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی اور جو اصل مقصد اسلام کی ترقی اور ساری دنیا میں پھیلانے کا ہے اُسے بہت زبردست خطرہ پیش آئے گا۔ یہ خطرہ کامل اور حقیقی تربیت سے قبل مول نہیں لینا چاہیئے۔ آپؐ نے اللہ تعالےٰ کی اجازت سے ایسا کیا۔ پس اس قسم کے ظالم لوگ تھے وہ۔ پھر تین سال جب گزر گئے اور آپؐ کے ساتھی آپؐ کی تربیت حاصل کر چکے۔ نیز خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اُن منکروں میں سے بھی بہت سوں کے دلوں کے زنگ کو اُن روحانی اثرات اور قوت قدسی کے نتیجہ میں جو اللہ تعالےٰ اپنے مامور یا عہد کے ذریعہ پیدا کر دیتا ہے دھونا شروع کیا اور کئی ایک دل نسبتاً نرم ہو گئے تو اللہ کے حکم سے کھل کے تبلیغ کی جانے لگی۔

پھر تین سال کے قریب مکی زندگی کا ایک ایسا دور ہے جس میں کھلی تبلیغ اور بڑی شدید مخالفت ہوئی۔ اب یہ

قربانی کا تیسرا نمونہ

ہے جو کامل اسوہ حسنہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ کامل اُسوہ ہے اور آپؐ کی تربیت اُمتِ مسلمہ کے لئے ایک کامل نمونہ ہے کہ کس رنگ میں آپؐ نے تربیت کی چنانچہ یہ تربیت ان تکالیف اور مصائب کو دیکھ کر ظاہر ہوتی ہے جو آپؐ کے صحابہؓ کو سہنے پڑے اور جس قسم کی سخت زندگی میں سے ان کو گزرنا پڑا یہ واقعات بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت کامیاب اور نہایت اعلیٰ درجہ کی تربیت تھی یہ تین سال گزر گئے پھر جب مشرکین مکہ کو اس میں کامیابی نظر نہ آئی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب ان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے نہ ان سے کوئی رشتہ کرے۔ نہ کلام کرے نہ کوئی تعلق رکھے۔ نہ ان کو کھانے پینے کے لئے کچھ دیا جائے۔ جہاں تک حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ صحرا میں آباد کرنے کا تعلق تھا ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی قافلہ آجاتا اور غذا دے دیتا۔ ان کے کھانے پینے کا انتظام تو نہیں تھا کیونکہ چند دن کی خوراک تھی لیکن پانی اور کھانے کے راستے بند نہیں تھے یہی راستے تھے جو کھلے۔ ایک زمین کا راستہ تھا اور ایک آسمان کا راستہ تھا یعنی فرشتوں نے قافلوں سے کہا کہ وہاں جاؤ صحراء میں پانی پیدا کر دیا کہ ان کے لئے جذب کا موجب بن جائے لیکن یہاں نہ صرف یہ کہ کھانے پینے کا سامان نہیں تھا بلکہ دروازوں پر پہرے تھے اور اتنا سخت محاصرہ تھا اور اتنی سخت تنگی تھی۔ صحابہؓ کو اور ان کے ساتھ ان کے ایسے رشتہ داروں کو جو آپؐ کا ساتھ دیتے تھے اگرچہ ایمان نہیں لائے تھے کہ ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ

بھوک کی وجہ سے

ہمارا یہ حال ہوتا تھا کہ ایک دفعہ ایک چیز پر میرا پاؤں پڑا اور میں نے محسوس کیا کہ یہ نرم سی چیز ہے۔ رات کا وقت تھا۔ اندھیرے میں میں نے اسے اٹھایا اور کھا گیا۔ جب بتاتے تھے تو کہتے تھے کہ مجھے پتہ نہیں کہ وہ بھی کیا چیز

ایک اور بڑے بزرگ صحابیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اتفاقاً وہاں ایک سوکھا ہوا پرانا چمڑا مل گیا۔ میں اس کو لے گیا اور اچھی طرح صاف کیا۔ دھویا۔ اُبالا اور نرم کر کے کئی دن تک یہ میری ضیافت تھی۔ میں اس پر گزارہ کرتا رہا۔ اس قسم کی شدید بھوک اور پیاس کی تکلیف میں سے وہ گزرتے رہے تھے اور صرف پانچ سات دن کے لئے نہیں بلکہ قریباً ڈھائی تین سال یہ محاصرہ رہا اور اس قسم کی تنگی رہی اور ہمارے محبوب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عجیب شان

ہے اور آپؐ کی قوت قدسیہ کا عجیب اثر ہے کہ اتنا لمبا عرصہ تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ایک شخص نے بھی ارتداد اختیار نہیں کیا بلکہ وہ سب کے سب مضبوطی کے ساتھ اپنے مذہب پر اپنے دین پر قائم رہے پھر خدا تعالےٰ نے اس آزمائش کے بعد جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے ایک نمونہ بنے اور تربیت میں بھی ایک نمونہ بنے اور آپؐ کے صحابہؓ نے دنیا کو نہایت شاندار قربانیوں کا نمونہ دکھایا۔ خدا تعالےٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ان کفار میں سے ہی جنہوں نے یہ محاصرہ اور بائیکاٹ کیا تھا کچھ لوگ اس کے خلاف ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ نے ایک معجزہ دکھایا۔ ان کے دل اس معاملہ میں نرم کر دیئے اور محاصرہ اٹھ گیا۔

پھر جب کچھ آزادی ملی تو ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال پیدا ہوا کہ مکہ والوں کو میں نے پیغامِ حق سنایا ہے۔ کچھ نے قبول کیا ہے باقیوں نے قبول نہیں کیا۔ بہر حال ساری دنیا کے لئے جو مذہب ہے اُس کی اشاعت اب مکہ سے باہر بھی کرنی چاہیئے

آپؐ طائف چلے گئے

اور قریباً دس دن وہاں ٹھہرے لیکن ان سخت دل بدقسمت لوگوں پر بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔ بعض نے خاموشی اختیار کی لیکن بعض نے بڑا سخت رویہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اختیار کیا اور جب ان لوگوں سے وقتی طور پر مایوس ہو کر اب یہ میری بات نہیں سنتے آپؐ واپس ہوئے تو انہوں نے طائف کے بچوں اور اوباش قسم کے لوگوں کو کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے جاؤ اور تنگ کرو چنانچہ تین میل تک جس کا مطلب یہ ہے کہ ۴۵ منٹ سے ایک گھنٹہ۔ کیونکہ راستہ کا تو مجھے علم نہیں۔ اگر راستہ مشکل ہو تو وقت زیادہ لگتا ہے سہل ہو تو جلدی طے ہو جاتا ہے بہر حال ۴۰ / ۵۰ / ۶۰ منٹ میں طے ہوا ہو گا تین میل تک یہ لوگ آپؐ کو گالیاں دیتے اور آپؐ پر پتھر برساتے پیچھے پیچھے ہوئے اور آپؐ کا یہ حال تھا کہ پتھروں کے لگنے سے جو خون بہہ رہا تھا اس سے سارا جسم خون آلود ہو گیا تھا اور جب یہ ہو چکا اور اللہ کے نبیؐ نے اور اس کے محبوب نے خدا کی راہ میں

قربانی کا ایک بے نظیر نمونہ

پیش کر دیا تو اللہ تعالےٰ نے بھی کہا کہ پاک بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پیدا کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے میں نے انسان کو پیدا کیا اُس وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے خدا! تو اس دنیا میں فسادی اور خون بہانے والے پیدا کرنا چاہتا ہے یعنی ایک ایسا سلسلہ ہو گا جس میں فساد بھی ہو گا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے تو خدا تعالےٰ نے فرشتوں کو کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ جو میرے علم میں ہے تمہارے علم میں نہیں آج تمہیں بتاؤں کہ میرے علم میں کیا تھا؟ تم سمجھتے تھے کہ فساد کرنے والے اور خون کرنے والے انسان اس دنیا پر پیدا کئے جا رہے ہیں لیکن جس انسان کو میں پیدا کرنا چاہتا تھا اس کو آج جا کے آزما لو اور دیکھو کیا وہ فساد پیدا کرنے والا یا خون کرنے والا ہے۔

چنانچہ فرشتے نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور آپؐ سے کہو۔ طائف والوں نے آپؐ کو بہت دُکھ دیا۔ جب آپؐ شہر کو چھوڑے جا رہے تھے۔ اس وقت بھی آپ کو نہیں چھوڑا اور نا سمجھ اور اوباش قسم کے لوگوں کو پیچھے لگا دیا جنہوں نے تین میل تک آپؐ کو گندی گالیاں دیں۔ پتھراؤ کیا۔ سارا جسم خون خون ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر آپؐ چاہیں تو طائف کے گرد جو پہاڑ ہیں ان کو ان کے اوپر پھینک دیا جائے اور ساری آبادی کو تباہ کر دیا جائے تب مقصدِ حیات (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواب دیا کہ یہ پہاڑیاں ان پر نہیں گرائی جائیں گی اور یہ لوگ تباہ نہیں کئے جائیں گے کیونکہ مجھے امید ہے کہ ان میں سے ہی وہ لوگ بھی پیدا ہوں گے جو اپنے ربّ کو شناخت کرنے لگیں گے اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کو بھی سبق سکھایا اور ہمیں بھی سبق سکھایا اور ہمارے لئے نمونہ بنے

دو طرح کا نمونہ

ایک یہ کہ اگر ہمیں اللہ کی راہ میں قربانیاں دینا پڑیں اور مصائب برداشت کرنے پڑیں تو جس طرح میں نے برداشت کئے ہیں اسی طرح اگر تم میرے ساتھ محبت رکھتے ہو تو تم بھی خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب کو برداشت کرنا اور دوسرے اس رنگ میں نمونہ کہ ہر نسل اگلی نسل کی تربیت اس رنگ میں کرے کہ وہ اسوۂ نبوی کی پیروی کرنے والی ہو اور خدا کی رضا کی جستجو میں دنیا کی ذلتوں اور دنیا کی حقارتوں اور دنیا کی ایذا رسانیوں اور دنیا کے پتھراؤ کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

یہ اُسوہ اور نمونہ ہے جو دنیا کے سامنے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نے پیش کیا اور اپنے اور بیگانے اس پر حیران بھی ہوئے اور اس کی تعریف بھی کی لیکن دنیا ان بیوقوفوں اور اوباشوں کی سنت کی تو اتباع کرنے کے لئے جلد تیار ہو جاتی ہے جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور آپؐ پر پتھراؤ کئے لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی پیروی کی طرف متوجہ نہیں ہوتی اللہ تعالےٰ ان کی آنکھیں کھولے اور قربانی کی حقیقی روح کو وہ سمجھنے لگے اور خدا تعالیٰ سب دنیا کو، تمام انسانوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چل کر خدا تعالےٰ کے محبوب بن جائیں اور اس کے حضور ایسی قربانیاں پیش کریں جو مقبول ہوں اور جن کے نتیجہ میں

بَرْدًا وَّ سَلَامًا

کے حالات پیدا ہو جائیں یعنی ان دُکھوں کو وہ کوئی دُکھ نہ سمجھیں اور اس پختہ یقین پر قائم ہوں کہ ساری دنیا مل کے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو مٹا نہیں سکتی کیونکہ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے اللہ تعالےٰ ساری دنیا کو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے راحت بخش خُنک سائے تلے جمع کر دے آمین۔ (الفضل ۲۳ شہادت ۱۳۴۸ ہش)

(بقیہ سنگاپور)

" مولانا محمد صادق صاحب مرحوم
" مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری
" مولانا محمد عثمان چینی صاحب

آج کل مکرم عبدالحمید صاحب سالکین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سنگاپور کی زیر نگرانی تبلیغی مساعی جاری ہیں۔

آج سرزمین سنگاپور کو حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کے موعود خلیفہ رابع کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ آج اس علاقے کی روحانی تشنگی کا مداوا ہو رہا ہے۔

اے اہل سنگاپور تمہیں مبارک ہو کہ آج ایک مقدس اور بابرکت وجود آپ کی سرزمین پر قدم دھر رہا ہے۔ اپنی جھولیوں کو ایمان کی دولت سے بھر لو کہ مہدیٔ موعود کا نمائندہ روحانی دولتیں تقسیم کرنے آ رہا ہے۔ اور یہ سعادت بھی آپ ہی کے ملک کے حصہ میں آ رہی ہے کہ اس تاریخی روحانی دورہ مشرق میں اس مبارک وجود کا پہلا قدم آپ کے ملک کی سرزمین کے لیے برکت کا باعث بن رہا ہے۔

خدا کرے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ دورہ خیر و برکت کا موجب ہو اور بنی نوع انسان کی ہدایت کا ذریعہ بنے آمین۔

درخواست ہائے دُعا

- خاکسار کی اہلیہ عرصہ تین ماہ سے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف ہو جانے کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ (سلطان احمد شاہد ادارۃ المصنفین ربوہ)
- خاکسار کے والد محترم ملک محمد عبداللہ صاحب پر دل کا حملہ ہوا تھا۔ پہلے سے افاقہ ہے۔ (نعیم احمد ملک۔ دارالرحمت شرقی ب ربوہ)
- میری چھوٹی ہمشیرہ کے ایک کان کا اپریشن ہوا ہے۔ دوسرے کان کا اپریشن عنقریب ہو گا۔ (شرافت علی۔ دارالصدر غربی ربوہ)
- خاکسار کے ماموں چوہدری سلطان محمود صاحب امراض چشم اور ذیابیطس کی وجہ سے بیمار ہیں (نعیم احمد ابن چوہدری برکت علی صاحب ننگل دارالصدر غربی ربوہ)
- خاکسار کو مورخہ ۸ ستمبر دل کا دورہ ہوا جس کی وجہ سے زمین پر گر گیا اور کافی چوٹیں آئیں۔ (سہیل احمد احمد نگر)

احباب ان تمام دوستوں کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت
چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنگاپور

مکرم مسعود احمد صاحب شاہد
مربی سلسلہ
کارکن وکالت تصنیف - ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورہ مشرق بعید کے پہلے قدم کے طور پر سنگاپور تشریف لے جا چکے ہیں۔ اس علاقے کی تاریخ میں ایسی عظیم المرتبت روحانی شخصیت کا یہ پہلا دورہ ہے اور اہل سنگاپور کی روحانی تشنگی دور کرنے کا یہ پہلا موقع ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے دورہ کی نسبت سے جزیرہ سنگاپور کے بارے میں ایک معلوماتی مضمون پیش خدمت ہے (ادارہ)

سنگاپور ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جس کا رقبہ ۶۱۶ مربع کلومیٹر ہے یہ ملک جزیرہ نمائے ملایا MALAY PENINSULA کے ۱۳۷ کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔

وجہ تسمیہ

اس ملک کی وجہ تسمیہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ ایک راجہ اس علاقہ میں شکار کھیلنے آیا جس کا نام PARAMESWARA تھا اور اس کا تعلق سماٹرا سے تھا۔ اس نے اس علاقہ میں اپنے شکار کے دوران ایک جانور دیکھا جس کی شکل شیر کی مانند تھی۔ اس پر اس نے متعجب ہو کر اس جگہ کا نام سنگا رکھا۔ جو بعد میں سنگاپور کے نام سے مشہور ہو گیا۔

سنگا ملائی زبان میں شیر کو کہتے ہیں۔

۱۸۱۹ء میں SIR THOMAS STAMFORD RAFFLES کے ذریعے برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی نے اس جزیرہ پر قبضہ کر لیا اور اس طرح یہ جزیرہ حکومت برطانیہ کے ماتحت آ گیا۔ جنگ عظیم دوم کے دوران (فروری ۱۹۴۲ء میں) جاپانیوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور وہ ۳½ سال تک اس پر قابض رہے۔ ۵ ستمبر ۱۹۴۵ء کو برٹش گورنمنٹ نے دوبارہ اسے اپنے قبضہ میں کر لیا۔

سنگاپور کو ۱۹۵۹ء میں برطانوی دولت مشترکہ کے ماتحت حکومت خود اختیاری مل گئی پھر ۱۹۶۲ء میں اس نے وفاق ملیشیا میں شرکت کر لی لیکن کچھ عرصہ بعد یعنی ۱۹۶۵ء میں اس سے الگ ہو کر ایک آزاد جمہوریہ بن گیا۔

اس ملک کے اصل باشندے ملائی ہیں جو ابتداء میں ہندو مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن بعد میں عرب مسلمان تاجروں کے ذریعہ مسلمان ہو گئے۔ اس ملک کی آبادی ۲۹۵ ملین پچیس لاکھ کے قریب ہے کل آبادی میں ۷۵ فیصد چینی ہیں ۲۰ فیصد ملائی اور ۱۰ فیصد انڈین ہیں اور ۵ نیز مختلف مقامات سے آنے والے لوگ آباد ہیں

مذاہب

اس ملک میں جو کہ ایک ہی شہر پر مشتمل ہے بڑے بڑے مذاہب عیسائیت، اسلام، ہندوازم بدھ ازم اور کنفوشس ازم پائے جاتے ہیں۔ عیسائیت اس جزیرہ میں برٹش گورنمنٹ کے ساتھ داخل ہوئی یہاں ملائی۔ انگریزی تامل اور چینی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ خصوصاً چینی زبان جسے چینی لوگ بولتے ہیں جو یہاں پر کاروبار کے سلسلہ میں آئے تھے۔ اور پھر اسی جگہ آباد ہو گئے مختلف قوموں کے آباد ہونے کی وجہ سے ان کے رسم و رواج رہن سہن اور تہذیب و تمدن جدا جدا ہیں۔

نظام حکومت

اس ملک میں اس وقت جمہوری نظام حکومت قائم ہے۔ موجودہ پریذیڈنٹ مسٹر دیون نائر MR. DEVAN NAIR ہیں۔ اور وزیر اعظم MR. LEE KUAN YEW ہیں ملک میں ہر ایک کو مذہبی آزادی ہے ہر مذہب کی الگ الگ عبادت گاہیں ہیں اور مذہب کے بارے میں کسی پر کوئی سختی نہیں کی جاتی۔ لوگوں کا پیشہ تجارت اور صنعت کاری ہے۔ خصوصاً الیکٹرونک سامان کی تیاری کے لیے یہ ملک بہت مشہور ہے۔

ملک میں ایک بہت بڑی بندرگاہ ہے جو دنیا کی چوتھی بڑی بندرگاہ ہے۔ ۱۹۷۱ء کی رپورٹ کے مطابق یہاں پر ۳۸۰۰۰ مال بردار جہاز سالانہ آتے اور ۸۰،۰۰۰،۳ ٹن سامان اتارتے ہیں۔ سنگاپور کا ایئرپورٹ بھی دنیا کے مصروف ترین ایئرپورٹس میں سے ہے۔ جہاں ہر تین منٹ کے بعد ایک جہاز اترتا یا اڑتا ہے۔ ۱۹۷۱ء کے جائزہ کے مطابق ۱،۶۰۰،۰۰۰ افراد اور ۲۵،۷۰۰ میٹرک ٹن سامان سالانہ اترتا ہے۔

نظام تعلیم

ملک میں برٹش نظام تعلیم رائج ہے۔ جس میں جی۔ سی۔ ای جنرل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن (میٹرک کے برابر ہے) اور ایچ۔ سی۔ ای یعنی ہائی سکول سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن (ایف اے کے برابر ہے) سکول کے دس سال کے بعد یونیورسٹی میں داخلہ ہوتا ہے اور پانچ سال تک کے لیے تعلیم وہاں دی جاتی ہے۔ ملک میں ایک جائزہ کے مطابق ۵۰۰ سے زائد سکول قائم ہیں اور ان میں تقریباً ۵،۰۰،۰۰۰ سے زائد بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس ملک میں دو بڑی یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں۔ سنگاپور یونیورسٹی اور نانیانگ یونیورسٹی (NANYANG) علاوہ ازیں بہت سے ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ قائم ہیں۔ سنگاپور کے لوگ خوشحال اور متمول ہیں۔ لوگ زیادہ تر فلیٹس میں رہتے ہیں۔ جو تقریباً چھ منزل سے لے کر ۲۶ منزل تک کے ہوتے ہیں۔

یہاں کی آب و ہوا معتدل ہے۔ بارشیں خوب ہوتی ہیں۔ عموماً درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۹۰ درجے فارن ہیٹ اور کم از کم ۷۰ درجہ ہوتا ہے۔ دن گرم ہوتے ہیں اور راتیں ٹھنڈی۔

قابل دید مقامات

جہاں سنگاپور اپنے مقام کے لحاظ سے مشرق و مغرب کے ہوائی اور بحری راستوں کے لیے ایک اہم شاہراہ ہے۔ وہاں برطانوی انتظامی صلاحیتوں اور چینی انڈسٹری نے اسے ایک خوبصورت جزیرہ بنا دیا ہے ایک طرف خوبصورت شاہراہیں اور عالیشان عمارتیں ہیں تو دوسری طرف سیاحوں کے لیے خوبصورت پارک اور دلچسپ تفریح گاہیں موجود ہیں۔ جو سیاحوں کے لیے باعث کشش ہیں جن میں سے قابل ذکر سنگاپور چڑیا گھر، عجائب گھر پرندوں کا پارک BIRD PARK اور درختوں کا باغ BOTANICAL GARDEN وغیرہ ہیں۔ جدید عمارتوں میں HEAVENLY TEMPLE ہندو تمثیل سلطان مسجد اور دیگر عمارات قابل دید ہیں ان کے علاوہ بہت سے شاپنگ سنٹر ہیں۔ جو جدید فن تعمیر کا شاہکار ہیں۔

جماعت احمدیہ

اس ملک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس عالمی شاہراہ پر واقع ملک میں ہماری جماعت کا مشن بھی قائم ہے اس ملک میں ہمارے مشن کی ابتداء ۱۹۳۵ء میں مکرم و محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز کے ذریعہ ہوئی جو سلسلہ کے ایک بہت ہی فدائی اور مخلص خادم اور مبلغ تھے۔ آپ کی تحریک پر ایک احمدی خاتون نے اپنی زمین کا ایک قطعہ بمع باغ مسجد بنانے کے لیے جماعت کو بطور عطیہ دیا جس پر ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر ہوئی جس کا افتتاح مارچ ۱۹۵۷ء میں ہوا۔ محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز نے قرآن مجید کے کچھ حصہ کا ملایا زبان میں ترجمہ کر کے شائع کروایا اور بہت سارا لٹریچر بھی شائع کیا اور تبلیغ کے ہر ممکنہ ذرائع کو کام میں لائے۔ چنانچہ مولانا موصوف اپنی زندگی کے آخری سانس تک میدان جہاد میں مصروف رہے اور ۱۸ سال تک پیاسی روحوں کو سیراب کرتے رہے۔ اور مردہ دلوں کے لیے مسیحائی کا کام کیا۔ بالآخر یہ مرد مجاہد ۱۷/۱۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء میں بورنیو میں تبلیغی خدمات سرانجام دیتے ہوئے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ "منهم من قضى نحبه" کے خوش نصیب گروہ میں شامل ہو گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مولانا غلام حسین صاحب ایاز کی عظیم قربانیوں اور ان کے شاندار نتائج کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"ایسے علاقوں میں بھی احمدیت پھیلنی شروع ہو گئی ہے۔ جہاں پہلے باوجود کوشش کے ہمیں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ ملایا میں یا تو یہ حالت تھی۔ کہ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کو ایک دفعہ لوگوں نے رات کو مار مار کر گلی میں پھینک دیا۔ اور کتے ان کو چاٹتے رہے یا اب جو لوگ ملایا سے واپس آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اچھے اچھے مال دار ہوٹلوں کے مالک اور معزز طبقہ کے ستر اسی کے قریب دوست احمدی ہو چکے ہیں۔ اور یہ سلسلہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔"

(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۶۰ء صفحہ ۱)

مکرم محترم مولوی غلام حسین صاحب ایاز کے قیام سنگاپور کے دوران مندرجہ ذیل مجاہدین بغرض تبلیغ مرکز کی طرف سے وہاں بھیجے گئے۔

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب جالندھری۔
" " شاہ محمد صاحب ہزاروی۔
" " امام الدین صاحب ملتانی۔
" چوہدری محمد احمد صاحب بوبک۔
" مولوی محمد سعید صاحب انصاری۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مبلغ بھی سنگاپور میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

مکرم میاں عبدالحی صاحب

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ اخبارِ احمدیہ

دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے نہایت شفقت سے بچوں کو پیار کیا اور معانقہ کے خواہشمند بعض لوگوں کو شرف معانقہ عطا کیا۔ ایک نابینا شخص نے ڈاکٹر صاحب سے معانقہ کرتے ہوئے کہا کہ آج میری دس سال کی حسرت پوری ہوگئی۔ نوجوان بڑے شوق سے مصافحہ کرنے آتے اور ڈاکٹر صاحب نہایت محبت سے سب سے ملتے رہے۔

نماز جمعہ کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف ربوہ سے واپس روانہ ہوگئے۔

اعلان نکاح

● - میرے بیٹے عزیزم ظفر اقبال سلمہ اللہ تعالےٰ کا نکاح ہمراہ عزیزہ راشدہ پروین سلمہا بنت چوہدری محمود احمد خان صاحب چک ۴۸ ج ب فیصل آباد مبلغ بارہ ہزار روپیہ مہر پر ۲۸/۸/۸۳ کو مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ نے چک ۴۸ ج ب فیصل آباد میں پڑھا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے دن بعد دوپہر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام دارالعلوم وسطی ربوہ میں کیا گیا۔

احباب کرام دعا کریں کہ مولا کریم یہ رشتہ ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین

(محمد صادق خان ۱۲/۵۲ دارالعلوم وسطی ربوہ)

ولادت

● - میرے بھائی محترم قاضی عبدالشکور صاحب کو خدا تعالےٰ نے ۳۰ اگست ۱۹۸۳ء کو پہلا بیٹا عطا کیا۔ جو محترم قاضی عبدالحمید صاحب نیلا گنبد کا پوتا اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظم آباد کراچی کا نواسہ ہے۔

بچے کا نام عمران احمد نیر تجویز ہوا ہے۔ خاکسار تمام احباب جماعت سے بچے کی صحت والی کام کرنے والی زندگی اور والدین کے لئے باعث عزت و رحمت بننے کے لئے درخواست دعا کرتا ہے۔

(قاضی عبدالرشید قاضی پن شاپ نیلا گنبد لاہور)

● - اللہ تعالےٰ نے میرے بھائی جان نصر محمود کو ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام بہادر احمد شہاب رکھا ہے۔ نومولود مکرم رانا عبدالغفور صاحب دارالرحمت غربی کا پوتا اور مکرم محمد ابراہیم صاحب اوکاڑہ کا نواسہ ہے۔

احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(طاہرہ مسعود دارالرحمت غربی ۶/۱۲ ربوہ)

ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی ضرورت ہر پڑھے لکھے خادم کو پیش آسکتی ہے۔ نائب مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

احمد موٹرز
آٹو موبائیل انجینئرز
فون نمبر ۴۰۴۴۵
فون نمبر ۴۵۱۴۳
● - جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔
● - گاڑیوں کی اطمینان بخش
● - اوورہالنگ ● - ڈینٹنگ
● - پینٹنگ الیکٹرک ● - ویل بیلنسنگ
● - ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں
عنایت بازار ادجسٹ کیمپ مری روڈ راولپنڈی

عیدالاضحیٰ پر قربانی کی کھالوں کا ٹھیکہ

عیدالاضحیٰ قریب آرہی ہے۔ اس موقعہ پر قربانی کی کھالوں کا ٹھیکہ ہر سال دیا جاتا ہے۔ ربوہ میں کھالوں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہوتی ہے اس لئے خواہشمند احباب جو کھالوں کا ٹینڈر دینا چاہیں وہ اپنے ریٹ وغیرہ تحریر کرکے خود یا بذریعہ ڈاک صدر عمومی صاحب ربوہ کے دفتر میں سربمہر لفافہ میں بھجوادیں۔

یہ ٹینڈر مورخہ ۱۴ ستمبر ۸۳ء تک پہنچ جانے چاہئیں۔ مورخہ ۱۵/۹/۸۳ کو شام پانچ بجے فیصلہ کردیا جائے گا۔

(صدر عمومی وکیل انجمن احمدیہ ربوہ)

جدید فیشن کے مطابق
● - سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات ادیں
● - چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فون نمبر ۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱
فرحت علی جیولرز کیلئے
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس:- گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ - نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور (گورنمنٹ کنٹریکٹر)
فیکٹری:
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروزوالا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:- ۶۸۱۲۶ گھر:- ۶۲۹۳۰ فیکٹری:- ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
فون نمبر ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش ۴۱۸۶۴۵
نیو پاک جیولرز
● - ۱۱۱ - فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور ● - ۱۰ ارشاد مان کالونی لاہور
● - ۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے
خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱ - سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ● چوکسیہ ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائم شدہ : ۱۹۱۱ء

دواخانہ حکیم نظام جان

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، اٹھڑا کی شکار دکھی عورتوں کے لیے

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۳۹۹۷، پوسٹ بکس: ۲۲۲

ایجنسیاں:
دواخانہ حکیم نظام جان اقصیٰ چوک ربوہ
جلیل دواخانہ شیخوپورہ
محبوب یونانی دواخانہ بازار بھیروالا

جانوروں کے ہر قسم کے علاج۔ ٹیکہ جات و مشورہ کا واحد مرکز

الرحمٰن

شفاخانہ حیوانات

: زیر نگرانی :

ڈاکٹر محمد حبیب الرحمٰن راؤ (B.V. Sc (Pb

اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیکر، چیل

پڑتل کیلئے ہمارے ہاں

رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳ فیروزپور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

فون ۴۱۰۶۱۷

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں اور مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ میری والدہ صاحبہ کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا کریں۔

(امۃ السلام۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

مرکز سلسلہ میں رہائش کے خواہشمند

احباب کیلئے سنہری موقع

ہمارے پاس انتہائی باموقعہ پلاٹس اور مکانات موجود ہیں۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کی نیت سے مکانات و پلاٹس خریدنے کے لئے ہم سے فوری رابطہ قائم کریں۔ گزشتہ سال کی نسبت مکانات و پلاٹس ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں

مومن کلاتھ و مومن اسٹیٹس

(پراپرٹی ڈیلر۔ گول بازار ربوہ فون ۵۱۷

مجید ٹاؤن رہائشی منصوبہ

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ

باقاعدہ منظور شدہ۔ ہر نقص سے پاک

چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ

فیکٹری ایریا ربوہ

واحد کلام ایک دام

جاوید شوز سٹور اینڈ جاوید سٹیل ڈیکوریٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی میں جوتوں کی ورائٹی دستیاب ہے نیز شادی بیاہ کیلئے فینسی قسم کے جوتے خرید فرمائیں علاوہ ازیں گیٹ گرل۔ جالیاں اور دیگر لوہے کا کام کروانے کے لئے ہماری دکان جاوید سٹیل ڈیکوریٹر کالج روڈ ربوہ نزد جامعہ احمدیہ پر تشریف لائیں۔ شکریہ!

جاوید شوز سٹور

چوک ریلوے روڈ۔ ربوہ

ضرورت اکاؤنٹنٹ

ہمیں اپنی P.I.A کی جنرل سیلز ایجنسی کے لئے ایک تجربہ کار اور محنتی اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے ۲۰ ستمبر کو ذاتی طور پر صبح ۱۰ بجے سے بعد دوپہر ایک بجے تک ملیں۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔ پریذیڈنٹ صاحب حلقہ یا امیر صاحب کی تصدیق ہمراہ لائیں۔

گورنمنٹ لائسنس نمبر 37

مرزا مجیب احمد مینجنگ ڈائریکٹر

احمد برادرز۔ P.I.A۔ GSA گول بازار ربوہ

آنکھوں کی ہر بیماری کے لیے مفید ہے

سرمہ طفیل

نظر کو تیز کرتا ہے

کورس تین شیشی

سفید موتیا کا علاج۔

-/11 روپے

دھند، جالا۔ ککرے، آنکھوں سے پانی بہنا، پھولا، ناخونہ، ہیلان

نوٹ: سفید موتیا کیلئے سرمہ طفیل کیساتھ سپیشل گولیاں ضروری ہیں

قیمت فی گولی ۱۵ پیسے

عرق نور

-/20 روپے

پرانی قبض، معدہ جگر کے لیے مفید تازہ خون پیدا کرتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔

حب بواسیر

خونی و بادی بواسیر کے لیے مفید ہے۔

بیماری کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔

قیمت ۸۴ گولی -/28 روپے

پیٹرولیکویا

اندرونی تمام تکالیف کی واحد دوا۔ نہایت خوشذائقہ اور خوشبودار۔

بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام ہے۔

حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل چوبی جمرود

۱۴۵۹۷-H - حال معرفت کوئٹہ کلاتھ ہاؤس باجوہ مارکیٹ گول بازار ربوہ

ھوالناصر

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز

ائیر کنڈیشنڈ

فون ۶۸۵۵۱۱

بازارِ فیصل کریم آباد (چورنگی)

کراچی

پروپرائیٹر۔ میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

جانوروں کے ہر قسم کے علاج

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے مجرب نسخہ جات

قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

آنکھوں اور نظر کا محافظ

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی صفائی، خوبصورتی اور امراض کے لئے بہترین تحفہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ

گول بازار ربوہ ٹرک بازار سیالکوٹ

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ

ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں

شکور پارک

ہاؤسنگ سکیم ربوہ

* ہر نقص سے پاک
* حق شفعہ سے مبرا
* مکمل ضمانت
* فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

شکور پارک:۔ جسمیں پختہ سڑکیں نالیاں، بجلی میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔

شکور پارک:۔ { بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ نامرآباد اور مبارک کالونی۔ چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔

رابطہ کیلئے:۔

پروپرائیٹر:۔ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

فون گھر ۴۱۶ فون دوکان ۶۱۴